

فلنذا آج بھی مسلمانوں پر ان کے دفاع کی ویسی ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جیسی پہلے ادوار میں تھی۔ بالخصوص جبکہ آج ہمیں یہ سہولت بھی میسر ہے کہ معیار کے لیے اصول و قواعد پہلے سے موجود ہیں لیکن ناقدرین سابقین کو ایسے اصول و قواعد وضع کرنے میں بھی بہت سی دماغی کاوشوں سے کام لینا پڑا تھا۔

بنادٹی صحابی جو روایات فرماتے تھے، وہ بھی تو بلا سند ہی ہوتی تھیں۔ ان بے پاروں کے تخیل کی پوز صحابیت تک ہی تھی۔ لیکن طلوع اسلام نے مرکز ملت کا تصور پیش کر کے خدا اور رسول کا مقام سنبھال لیا ہے۔ تو پھر آخر اسے کسی منسوب الی الرسول بات کے لیے اسناد کا سہارا لینے کی ضرورت بھی کیا ہے؟ تاہم اس نے بھی یہ اغفال رسول اللہ کی طرف منسوب کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس کی ہے کہ انکار حجیت حدیث کے باوجود، وہ بھی بالواسطہ حجیت حدیث کی اہمیت کو خوب سمجھتا ہے۔ فتنہ کر!

جناب قاری نعیم الحق نعیم

## غملہ

مشروادوب

دو دلوں کا ربط باہم ہو گیا  
 غم کی دولت کو ترستا تھا بہت  
 غم کے آنسو یا خوشی کے اشک تھے  
 دن بھی راتوں کی طرح تاریک ہیں  
 تیز تر ہوتی گئی باہر کی شمع  
 درو بڑھتے جا رہے ہیں سب سب  
 دم کیا ایسا سیح وقت نے  
 آنکھ سے موتی گرا جو بھی نعیم!  
 سنگریزوں میں ہی مدغم ہو گیا!